الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں مردوزن کو بدکاری وفحاشی، عریانی وبے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ شیاطین اور اس کے چیلے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ معاشرے میں بھی امت مسلمہ میں ان اخلاق رذیلہ کو عام کرنے کے لئے مختلف یہودی ادارے اور آزادی نسواں کے نام سے اٹھنے والی تحریکیں اور یہود ونصاریٰ کے تحت اسلامیات کی ڈگریاں لینے والے پروفیسر، ججز اور وکلاء اپنا اپنا فرض ادا کررہے ہیں۔

اگر کوئی لڑکا اور لڑکی عشق معاشقے کی صورت میں گھر سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں تو انہیں پولیس اور نام نہاد عدالتوں کا سہارا مل جاتا ہے۔ وہ اپنی اس غلط محبت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کے بندھن کا روپ دھارلیتے ہیں۔ آج کل نوجوان لڑکیوں کی خودسری اور گھروں سے فرار اختیار کرنے کی وباعام ہے بدقسمتی کی بات ہے بعض نام نہاد علماء بھی انہیں سند جواز فراہم کرتے ہیں ان بدقماش اور آوارہ لڑکیوں کی تائید کرکے معزز اور شریف والدین کی بے عزتی اور بے بسی کو نظرانداز کردیتے ہیں۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی اور دو گواہوں کا ہونا شرط ہے۔ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لانِکَاحَ اِلا بوِلِیٍ۔ (سنن أبي داود، النكاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881)(صحیح
ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أیُّما امرأۃٍ نکحت بغیرِ إذن مَوَالیہا فنِکَاحُہا بَاطِلٌ، فنِکَاحُہا بَاطِلٌ، فنِکَاحُہا بَاطِلٌ۔ (سنن أبي داود، النكاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102)(صحیح
جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَانِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ، وَشَاہِدَيْ عَدْل۔ (صحیح الجامع: 7557
ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی اور دو گواہوں کی موجودگی شرط ہے۔

چونکہ آپ نے ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح کیا تھا اس لیے آپ کا اس عورت سے نکاح کرنا باطل تھا اور آپ کا اس عورت کو اپنے پاس رکھنا، تعلقات قائم کرنا شریعت کی رو سے ناجائز اور حرام تھا۔ جب نکاح ہی نہیں ہوا تو اس عورت کو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی کیونکہ طلاق اس عورت کو ہوتی ہے جو نکاح میں ہو۔

حلالہ کروانا:
یہ بات یاد رہے کہ اگر عورت کو تین طلاقیں ہوجائیں تو حلالہ کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، یہ غیر شرعی نکاح کے ذریعے عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کا حیلہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے اور حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سانڈ قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

(لَعَنَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَہُ۔ (سنن الترمذی، النکاح: 1120، سنن النسائی، الطلاق: 3416)(صحیح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَلَاأُخْبِرُکُمْ بِالتَّیْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوا: بَلَی یَا رَسُولَ اللَّہِ، قَالَ: ہُوَالْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللَّہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہُ۔ (سنن ابن ماجہ، : 1936)(صحیح
کیا میں کرائے کے سانڈ کے متعلق نہ بتاؤں (کہ وہ کون ہوتا ہے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے کہا: جی ہاں (بتائیے) اے اللہ کے رسول! فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

اگر آپ اس عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو شرعی طریقے کے مطابق نکاح کرسکتے ہیں، جس میں ولی کی اجازت، عورت کی رضامندی، حق مہر اور دو گواہوں کی موجودگی لازمی ہوگی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ
03. فضیلۃ الشیخ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ